32715- تجارتی غرض سے خریدی گئی زمین کی زکاۃ کیسے ادا کی جائیگی ؟

سوال

میں نے تجارتی غرض سے ایک لاکھ پندرہ ہزار ریال کی اراضی خریدی ہے اور اس پر سال مکمل ہوچکا ہے، کیا اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ؟ اور اگر اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے تو سعودی ریال میں اس کا نصاب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

تجارتی غرض سے اراضی کا مالک بننا اس پر ہر برس زکاۃ واجب کرتا ہے لہذا سال مکمل ہونے پر اس زمین کی قیمت لگا کر اس قیمت سے اس کی زکاۃ نکالی جائے گی، اور اس میں زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد ہے، اور یہ زکاۃ ان مصارف میں صرف کی جائے جنہیں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

{صدقات فقراء و مساکین اور اس پر کام کرنے والوں، اور تالیف قلب کے لیے، اور غلام آزاد کرانے کے لیے، اور مقروضوں کے لیے اور اللہ کی راہ میں، اور مسافر کے لیے ہیں، اللہ تعالی کی طرف سے فرض ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے}.التوبۃ(60).

اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ تجارتی سامان جب سونے یا چاندی یا نقدی (ریال یا ڈالر، یا دوسری کرنسی) یا کسی دوسرے سامان سے خریدا جائے تو اس کا سال اس مال کا سال شمار کیا جائے گا جس سے اس کی خریداری ہوئی ہے، اور اس بنا پر سامان کی ملکیت سے اس کا نیا سال شمار نہیں ہوگا، بلکہ جس مال سے وہ سامان خریدا گیا ہے اس پر وہ سال مکمل کیا جائے گا.

اس کی مثال یہ ہے کہ : اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں ایک ہزار ریال کا مالک بنا تو وہ سال کا حساب شروع کرے اور پھر اس نے دوسرے سال شعبان (یعنی سال ختم ہونے سے ایک ماہ قبل) میں اس ایک ہزار ریال سے تجارتی سامان خرید لیا، تو وہ اس سامان کی زکاۃ رمضان میں ادا کرے گا، یعنی اس سامان کی ملکیت کے صرف ایک ماہ بعد، یہ اس لیے کہ سامان کا سال اس کی قیمت پر مبنی ہے جس سے اس کی خریداری ہوئی ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (149/6).

اور مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی ہے :

"خرید و فروخت کے لیے تیار کردہ اراضی میں زکاۃ ماجب ہے؛ کیونکہ یہ تجارتی سامان میں شامل ہوتی ہے، اور یہ کتاب و سنت کے زکاۃ واجب کرنے والے دلائل کے عموم میں شامل ہے.

ان دلائل میں فرمان باری تعالی ہے :

{ان کے مالوں سے صدقہ لے لو اس سے آپ انہیں پاک کرینگے اور پاکیزہ بنائینگے}.

اور ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے حسن سند کے ساتھ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی زکاۃ دینے کا حکم دیا جو ہم تجارت کے لیے تیار کریں"

جمہور اہل علم کا یہی کہنا ہے، اور حق بھی یہی ہے" اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (331/9).

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا:

تجارت کے لیے خریدی گئی اراضی کی زکاۃ کا حساب کس طرح لگایا جائیگا؟ آیا اس کی قیمت خرید کے مطابق یا کہ سال مکمل ہونے کی وقت کی قیمتوں کے مطابق؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

"تجارت کے لیے خریدی گئی ارضی تجارتی سامان میں سے ہے، اور شریعت اسلامیہ میں عام قاعدہ ہے کہ: تجارتی سامان کی سال مکمل ہونے پر قیمت لگائی جائے گی اور اس کی قیمت خرید کو مد نظر نہیں رکھا جائے گا چاہے وہ قیمت زکاۃ واجب ہونے کے وقت زیادہ ہو یا کم، اور اس کی قیمت سے زکاۃ نکالی جائے گی، زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد ہے، لہذا جس زمین کی قیمت مثلا ایک ہزار ریال ہو تو اس کی زکاۃ پچیس ریال ہوگی اور اسی طرح حساب کے ساتھ. اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (324/9).

اور زکاۃ کے نصاب کے متعلق سوال نمبر (42072) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ سونے کی زکاۃ کا نصاب بیس دینار یعنی پچاسی گرام سونا ہے، اور چاندی کا نصاب دو سو درہم یا پانچ سو پچانوے (595) گرام چاندی ہے.

اور نقدی اور کرنسی (سعودی ریال یا دوسری کرنسی) کا نصاب یہ ہے کہ سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو زکاۃ واجب ہو جاتی ہے، اور اس لیے کہ اس وقت چاندی کی قیمت سونے سے کم ہے، تو اب نقدی یعنی کرنسی کا نصاب اتنی کرنسی ہے جو چاندی کے نصاب (595 گرام چاندی) کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہوگی.

واللہ اعلم.